خطاب

ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری
ناقل: مہدی معاویہ

توحید کی حقیقت قسط (۲)

دنیا کی محبت کو دین کی محبت پہ کیسے قربان کیا؟

اللہ فرماتے ہیں:

انفروافی سبیل الله

اللہ کے راستہ میں نکلو۔ ذاتی مفادات قربان کرو۔ جس طریقِ زندگی میں اللہ کی راہ میں نکلنا نہیں وہ دین نہیں۔ اپنا مال، اپنا وقت، اپنے مفادات قربان کیجئے۔ شہداء ختم نبوت کانفرنس ہر سال ہوتی ہے ہم تو اس کو دینی عمل سمجھتے ہیں۔ ہمارے اس عمل کو اگر کوئی سیاست سمجھتا ہے تو یہ غلط ہے۔ اور آج کل کی سیاست کا نام ہے، ڈاج پالیٹیکس، (DODGE POLITICS) ڈاج دو ایک کو، دو کو، بائیس کو، لاکھ کو، کروڑ کو، آگے نکل جاؤ۔ دین یہ کہتا ہے کہ خود کو پیچھے رکھو سب کو آگے بڑھاؤ۔ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں آگے چلاؤ۔ کارواں بناؤ۔ فوج در فوج، جوق در جوق مسلمان اللہ کے دین میں شامل ہوں۔

اعمال، اخلاق، معاملات، اعتقادات، عبادات، ایک ایک گوشے میں اسلام مانگتا ہے اللہ تو!

اور جنابِ والا جو اصل بات ہے مثلاً میری دکان ہے۔۔۔ کہا جی اچھا۔۔۔ آج کا اجلاس ختم ہولے کل جمعہ ہے ویسے بھی چھٹی ہے میں شام چار بجے دکان چھوڑ کے نکلوں گا۔ اگر یہ دین ہے۔...... وہ بھی دین ہے اس میں کوئی شک نہیں ماں باپ کی خدمت کرنا، دین ہے۔ بچوں کا پیٹ پالنا بھی دین ہے گھریلو تقاضے پورے کرنا یہ سب دین ہے لیکن اس میں دنیا کب شامل ہو جاتی ہے؟ جب دین قربان ہونے لگتا ہے۔

اذان ہوئی، مسجد میں نہیں گئے دین قربان ہو گیا کہ نہیں؟

زمیندار ہے، ہل چلا رہا ہے۔ ساتھ کے ہمسائے کا گنا توڑ لیا پانی کی باری آئی پانی چوری کر لیا۔ گھاس چوری کر لی۔ کماد کے بیس بچیس گنے توڑ لئے۔ یہ سب حرام کی شمولیت ہے۔

آپ لوگ ماڈرن ایجوکیشن حاصل کرتے ہو دین نہیں پڑھتے۔ ابا جان مر جائیں تو جنازے کی دعا نہیں آتی۔ حرام ہے وہ تمہارا ایجوکیشن کا سسٹم۔ مولوی منبر پہ بیٹھ کے کلمہ حق نہیں بتاتا سارا وعظ حرام گیا۔ اور اس

کے پیسے طے کر لیئے۔ پانچسو روپیہ، ہزار روپیہ، دس ہزار روپیہ، حرام ہے۔ یہ سب تقویٰ کے خلاف ہے۔ اللہ کے دین پر کبھی کسی نے اجر نہیں لیا۔ ایک ہے تعلیم، اور ایک ہے تبلیغ، تعلیم پر اجر بالاتفاق حلال ہے اور تبلیغ پر اجر بالاتفاق حرام ہے۔ اگر یہ حلال ہوتا تو سرور کونین ﷺ کے لئے حلال ہوتا ہے۔ جن کے پاؤں کی ٹھوکریں میں کونین کی عظمت موجود ہے۔ نہیں ابھی بھی میں نے کم بات کہی ہے۔ جن کے مرکب گھوڑا، خچر، اونٹنی حضور ﷺ نے جس جس جہیز پر سواری کی ہے اس کے سموں اور جوتوں میں کونین کی عظمت ہے۔ یہ جہیز حلال ہوتی تو اس کے لئے جس کے باپ ہونے میں کوئی شک بھی نہ کر سکے میرے متعلق کوئی یہ کب گمان کرے گا کہ یہ سب کو بیٹی سمجھتا ہے میرے متعلق اگر کوئی یہ گمان کریگا تو پانچ فیصد!..... پچانوے فیصد کہے گا کہ یہ بدمعاش ہے جھوٹا اور کذاب ہے۔ حسن پرست، ہے نظرباز ہے، مکار ہے، فریبی ہے، دھوکے باز ہے۔

یہ سب حرام ہے کیسے ولایتِ عامہ ملے گی۔ ولایت کس کو ملے گی۔ کہاں ہے مجھے بھی ڈھونڈ کے دکھاؤ۔ میں بھی اس کی تلاش میں پھرتا ہوں۔ مجھے ستائیس برس ہو گئے مارا مارا پھر رہا ہوں انسانیت کے اس بے آب و گیاہ اور لق و دق صحرا میں کہ مجھے بھی ولایت عامہ دستیاب ہو۔۔۔۔ ملتی ہی نہیں۔

ہاں! گورکھ دھندہ ہے جھوٹ کا، فریب کا، مکر و دغا، کا البتہ فنکار ہیں۔ غلام احمد بھی فنکار تھا۔ ہاں ہاں میں مذاق نہیں کرتا۔ میں نے پڑھا ہے کہ اس ظالم کے پاس بیٹھنے سے دل پر اثر ہوتا تھا۔

یہ تسخیر کا عمل ہوتا ہے۔ یہ فن ہے اسکا نام کرامت نہیں۔ اور نہ ہی ولایت و تقویٰ ہے۔ مرزائیوں کے پاس یہ کمال موجود ہے۔

مجھے میرے دوست نے بتایا کہ وہ جو بڑا خبیث تھا نا۔۔۔۔ کیا نام ہے اس کا؟

۔۔۔۔ بشیر الدین محمود

الا اے قادیانی طفل مردود
کہ خوانندت بشیر الدین محمود
پسر اکذب پدر فزانہ کذاب

اس کے پاس بھی یہ آرٹ موجود تھا اس کے ساتھ آدمی آنکھ ملاتا تو اثر ہوتا تھا۔

مگر مومن کا اصل کمال ہے "اِتقا" تقویٰ، تقویٰ، تقویٰ، حرام سے بچنا، حرام سے بچنا، اور حرام ہزاروں شکلوں میں اپنے ہیولے، کیفیتیں تبدیل کر کے آتا ہے بڑی خوبصورتی کے ساتھ، بڑی آہستگی کے ساتھ، روشنی بن کر، حسن و جمال بن کر، رعنائی لے کر، مفادات لے کر اور نجانے کیا کیا کمالات کے خواب دکھا کے آتا ہے۔ فریب راہوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ صورتِ اعتبار بن کر

کچھ لوگ وفاؤں کا لہو چہرے پہ مل کے
بیٹھے ہیں سرِ راہ گذر شہر میں تیرے

اور اگر اس قسم کی ولایت کو ماننا ہے تو پھر یہ ان سب کے پاس ہے مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری ہمارے پیرومرشد! انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک ہندو کہنے لگا اگر تمہارے گروؤں کے پاس کچھ ہے تو آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ وہ آگ جلا کے اس کے دائرے میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا میں نہیں جلوں گا۔ ایک مرتبہ دو مرتبہ، تین مرتبہ، لوگوں پر بہت اثر ہوا۔۔۔ ہمارے اس بزرگ پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں وہ اپنے تین چار ساتھیوں کو لے کر آگئے اور ان سے کہا کہ تم میرے پیچھے بیٹھے رہنا اور جب میں کچھ کہوں تو پھر کچھ کرنا باقی میرے لئے اللہ سے کامیابی کی دعا کرنا اب وہ بیٹھ گئے۔ پندرہ منٹ بمشکل گذرے ہوں گے کہ وہ کہنے لگا ہائے میں مر گیا۔ ہائے میں جل گیا رام، رام، رام، بھگوان جی، بھگوان جی، اب وہ بزرگ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جل کر خاک ہو گیا۔ حقیقت کیا تھی؟ یہ وہی قوت فکر کو جمع کرنا۔ ارتکازِ فکر، قوت متخیلہ کو ایک جگہ جمع کرنا۔ اس کے پاس بھی پریکٹس تھی اس بات کی کہ مجھے کوئی آگ نہیں لگا سکتا۔

اللہ نے ہر انسان کو دونوں قوتیں دی ہیں کہ وہ کسی بھی چیز پر مثبت یا منفی اثر ڈال سکتا ہے مگر یہ فن ہے دین نہیں۔ ایک کافر کے پاس فن تھا، ایک اللہ والا تھا۔ اس نے کہا یا اللہ تیری مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے۔ اور بعد میں لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا تو انہوں نے کہا کہ بھائی جب میں وہاں پہنچا تو محسوس کیا کہ اس کے پاس ویسے تو کچھ نہیں ہے کوئی اور ہی بات ہے تو سمجھ میں آئی کہ اس نے قوتِ متخیلہ کو مرتکز کیا ہوا ہے لہٰذا میں نے بھی کہا کہ یا اللہ اسے جلا دے، یا اللہ اسے جلا دے، یا اللہ اسے جلا دے اور اللہ نے اسے جلا کر راکھ کر دیا۔

اب میں منوانے کے لئے تو بیٹھا نہیں ہوں سمجھا دیا جتنی اپنی عقل کام کرتی تھی۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

ولایت کا ایک حصہ ختم ہو گیا

ولایتِ عامہ!۔۔۔۔۔۔۔ عالم ہے۔ فقیہ ہے۔ محدث بھی ہے لیکن اس کے دوست احباب میں ایسے لوگ ہیں جو فساق و فجار ہیں۔ اس کی کمپنی کا غلبہ ہے اس پر! یہ ولی نہیں، حرام کا مرتکب ہے روزانہ عشاء کی نماز میں کہتا ہے۔

اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولانکفرک ونخلع ونترک من یفجرک۔

روزانہ بلاناغہ معاہدہ کرتا ہے۔ روزانہ توڑتا ہے۔ میں ہوں حضرت مولوی صاحب ولد مولانا ولد مولانا ولد مولانا۔۔۔۔ آٹھویں نویں پشت تک تو مجھے یاد ہے کہ الحمدللہ سب حافظ عالم، حافظ عالم! آگے بھی اللہ گاڑی چلادے تو اس کی مرضی ہے اگر روک دے تو کون ہے اسے پوچھنے والا۔ اس وقت بھی الحمدللہ ہمارے خاندان کی دو تین خواتین حافظہ عالمہ، بچے حافظ، ہم چاروں بھائی حافظ، الحمدللہ گاڑی ابھی چل رہی ہے رکی نہیں جب تک ہم اس کے راستے پر گامزن رہیں گے وہ ہماری گاڑی نہیں روکے گا۔ اس کا راستہ چھوڑیں گے۔ دنیا کے کتے بنیں گے تو راستہ رکے گا۔ اللہ وہ دن نہ لائے۔

خدا وہ دن نہ دکھائے کہ اپنی آگ جلوں

جناب والا فاجرین و فاسقین کی اتباع اور انکا ساتھ دینے والا ولی نہیں ہوسکتا۔

ایک تیسری بات کہ اللہ کے دین کا بتایا ہوا جو نظام ریاست ہے اس میں ملاوٹ!...... یوں بات سمجھ میں نہیں آئیگی۔ بھائی آپ میں سے کچھ میٹرک پاس ہوں گے۔ کچھ ایف اے ہوں گے اور کچھ بی اے، ایم اے ہوں گے۔

سادہ لوگوں کے لئے کہ دنیا میں حکومت چلانے کے بہت سے طریقے ہیں اور وہ سب کے سب مشرکوں کے بنے ہوئے ہیں یا یہودیوں اور عیسائیوں کے۔ اور جتنے بھی نظام ہائے ریاست اس وقت کائنات میں پائے جاتے ہیں یہ یا مشرکوں کی ایجاد ہیں یا مشرکوں کے اصلاح یافتہ ہیں یا مشرکوں کا معمول ہیں۔ ہمارا ان سے کیا تعلق ہے؟

مشرکین کا بنایا ہوا نظامِ ریاست، مشرکین کا بنایا ہوا دستورِ زندگی مشرکین کا دیا ہوا منشور و آئین اس کو قبول کرنا بھی حرام ہے۔

جو اس کو قبول کرتا ہے ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں ساتویں کلاس کا مسلمان ہو سکتا ہے۔ آؤٹ آف ڈیٹ، اپاہج اور پٹیچر قسم کا مسلمان۔

نظام ریاست جمہوریت، وضع کرنیوالا مشرک اور اس کو معمول بنانیوالا انگریز تقریباً ایک ہزار برس ہو گئے مشرکینِ برطانیہ کا معمول ہے۔

بنانیوالا مشرک افلاطون، اور اس کو بطور نظامِ حیات قبول کرنے والے انگریز، اس میں ترمیم کرنیوالا امریکہ کا مشرک عیسائی ابراہم لنکن، روسو، ہیگل۔

ہندوستان میں صحابہ کے دور سے لے کر اورنگ زیب تک ایک آدمی مجھے بتاؤ، میری جہالت دور کیجئے کہ جمہوریت جیسا قبیح نظام مسلمانوں میں متعارف ہوا ہو۔ چہ جائیکہ نافذ ہوا ہو۔ صحابہ کے دور سے لے کر اورنگ زیب عالمگیر تک۔۔۔۔۔۔۔ چیلنج!

پچھلی صدی میں لارڈ کرزن نے ہندوستان میں جمہوریت کو متعارف کرایا۔ بانی مشرک، معمولِ بنانیوالا مشرک،

زمیم کرنیوالا مشرک، ہندوستان میں لانے والا مشرک ہمارا اس سے کیا تعلق ہے کیا رشتہ ہے؟ تم اگر قبول کرو تو یہ حرام نہیں ہے۔۔۔۔؟ مشرکین کے نظام زندگی کو قبول کرتے ہو پھر کہتے ہو اسلام آئیگا۔ کیسے آئے گا؟ ولایت کیسے عام ہو گی؟ اس کو قبول کرنیوالا کیسے ولی اللہ ہو سکتا ہے

امپیریلزم، کمیونزم، اور دیگر تمام نظام کفر ہیں تو جمہوریت کیونکر اسلام ہے جو دلیل سوشلزم کے کفر ہونیکی ہے وہی دلیل جمہوریت کے کفر ہونے کی بھی ہے۔

"الم تر الی الذین یزعمون انهم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الیٰ الطاغوت"

اے محمد! کیا نہیں دیکھتے آپ ان لوگوں کی طرف جو تیرے بن بن کے اپنے تئیں گمان کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ بھی مانتے ہیں۔ اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا وہ بھی مانتے ہیں

مانتے وانتے نہیں بلکہ

"یریدون ان یتحا کموا الی الطاغوت"

اظہار یہ کرتے ہیں کہ ہم محمد کو مانتے ہیں اس کے نظام کو مانتے ہیں قرآن کو مانتے ہیں لیکن جناب نظام ریاست سوشلزم اچھا ہے ڈیمو کریسی اچھی ہے۔ اور جب ان کو جوتے پڑیں تو کہتے ہیں کہ مارشل لاء بھی اچھا ہے۔

یہ سب کچھ طاغوت ہے اور یہ مسلمان جماعتیں اور بد قسمتی سے مولویوں کی جماعتیں بھی اسی طاغوت کی حکومت قائم کرنے کی حماقت کر رہی ہیں اور یوں اس قرآنی آیت کا مصداق بن رہے ہیں نام اسلام کا لیتے ہیں حکومت جمہوریت کی قائم کرتے ہیں۔ کیسے اسلام آئیگا اس ملک میں؟ جس ملک کی آبادی بارہ کروڑ سے متجاوز ہو اس ملک میں ایک فیصد بھی علماء اور متقی لوگ کام کرنے والے نہ ہوں۔ وہاں اسلام کیسے آئیگا۔

اسلام لانے کا مورچہ۔۔۔ "جاهدو فی سبیبل الله حق جهاده" اللہ پاک کیا کہتے ہیں۔

"یاایها الذین آمنو مالکم اذاقیل لکم انفروافی سبیل الله اثاقلتم الی الارض"

کہ اے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ جب تمہیں کہا جاتا ہے۔ اللہ کے راستہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو"

"خدا کے راستے میں نکلے بغیر دین نہیں آئیگا۔ گھر میں بیٹھے رہنے سے انقلاب نہیں آئیگا۔ ایمان بھی نہیں بچے گا۔

کوئی مانتا ہے تو مان لے اگر نہیں مانتا تو اسکی مرضی۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اللہ کی بارگاہ میں مجلس احرار کے غریب کارکن سرخرو ہیں۔

یا اللہ آپ گواہ رہیں ہم نے آپ کے دین کے بیان کرنے میں کوئی منافقت اور کوئی مداہنت نہیں کی۔

جتنی میری عقل تھی اے اللہ! جتنا میرا شعور تھا۔ اللہ میں نے اس کے مطابق بیان کر دیا۔ اور اے لوگو! مانو تو سزا سے بچو گے۔ نہیں مانو گے۔ تو نبی کی بات کا انکار بھی تمہیں سزا دلوائے گا۔ اور مجھ فقیر کی دستک۔۔۔ اس کے متعلق بھی آپ سے پوچھ ہو گی۔ کہ میرا ایک عاجز اور نالائق گندہ سا بندہ اس نے بھی تمہیں کہا تھا کیوں تم نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

مجلس احرار اسلام کے کارکن یہ مت سمجھیں کہ محض تقریروں سے اسلام آجائیگا کارکن ساتھیو! آپ اگر یہ چاہتے ہو کہ اس ملک میں دینی انقلاب آئے دینی قوت، قوتِ حاکمہ بنے تو آپ کو اپنا وقت سب سے پہلے قربان کرنا ہوگا۔ ہم فقیروں کے شانہ بشانہ چلنا ہوگا۔ پالیسی کیا ہوتی ہے۔ کیا ہوتا ہے۔ منشور و دستور؟ یہی دستور ہے یہی منشور ہے کہ اللہ کے راستے میں ہمارے ساتھ نکلو۔ اگر ہماری زندگی کو صحیح سمجھتے ہو۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہو کہ ہم لوگ ایمانداری سے دین کو بیان کرتے ہیں دین کا کام کرتے ہیں تو ہمارا ساتھ دو گھر میں بیٹھ کے نہیں۔۔۔۔۔۔ وقت لگاؤ ہمارے ساتھ چلو، قریہ قریہ بستی بستی۔ اپنے عمل کی چھاپ لوگوں کے دلوں پر لگاؤ اپنے تصورات و نظریات، اعتقادات، اعمال اور اخلاق سے امت میں تبدیلی پیدا کرو۔ جس طرح صحابہ نے کی۔ پھر آئیگا دین وگرنہ نہیں آئیگا۔ ''وما علینا الا البلاغ''

جامع مسجد معاویہ عثمان آباد ملتان میں

درسِ قرآن کریم

کا اجراء

حضرت ابن امیرِ شریعت حافظ سید عطاء المومن بخاری مدظلہ ہر شمسی ماہ کی پہلی اور تیسری اتوار کو بعد نمازِ مغرب درسِ قرآنِ کریم ارشاد فرمایا کریں گے۔ احبابِ جماعت سے شرکت کی اپیل ہے۔

المعلن: مجلس احرار اسلام حلقہ عثمان آباد ملتان۔